سوال

(12)قراءت قرآن پر کھانا کھانے کی حرمت سے ایک حدیث کی تخریج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث :«من قراالقرآن یعاکل کل بہ الناس جاء یوم القیامیۃ ووجھہ عظم لیس علیہ لحم ،قراء القرآن فاتخذہ بضاعتہ فاستجر بہ الملوک واستمال بہ الناس ،ورجل قراالقرآن فاقام حروفہ ووضع حدودہ کثر ھولاء من قراء القرآن لا کثرھم اللہ ،ورجل قراء القرآن فوضع دواالقرآن علیٰ علی قلبہ فاسھر بہ لیلہ وااظلما بہ نھارہ ،فاقاموا بہ فی مساجدھم بھولاء یلغع اللہ البلاء ویزبل العداء ویزبل غیث السمآء فواللہ لھولاء من قراء القرآن اعزمن الکبریت الاحمر»

(جو شخص قرآن لوگوں سے کھانے کےلیے پڑھتا ہے توقیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوست نہیں ہوگا،قآن کے پڑھنے والے تین قسم کے ہیں ایک وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا ہے اور صرف اس کے حروف کا خیال رکھتا ہے اور حدود کا خیال نہیں رکھتا اس قسم کے لوگ بہت ہے ۔اللہ کرے کہ جو قرآن پڑھنے والے ہوں زیادہ نہ ہوں،تیسرا وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا ہے جو قرآن کو دواء بنا کر اپنے دل کی بیماری کا علاج کرتا ہے،راتت کو اس کے ساتھ قیام کرتے ہوئے جاگ کر گزارتا ہے اور دن کو بحالت روزہ اس می تلاوت کرتا ہے،اور اس کے ساتھ اپنی مساجد میں قیام کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کی وجہ سے اللہ بلائیں ٹالتا ہے،دشمنوں کو دزر کرتا ہے،اور آسمان سے بارش برساتا ہے،قراء قرآن کی یہ قسم اللہ تعالی ک نزدیک کبریت احمر سے زیادہ عزیز ہیں) ۔اس حدیث کی صحت کیسی ہے؟اور یہ کہاں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کو امام ابن حبان نے الضعفاء والمتروکین(1/148) میں نکالا ہے، اور اس کا پہلا حصہ امام بیہقی نے لایمان میں اور اس طرح امام سیوطی نے الجامع رقم :(5763)میں نقل کیا ہے۔

امام البانی نے ضعیف الجامع میں اسے موضوع کہا ہے اورالضعیفہ رقم :(1356)میں اس کی علتیں بیان کی ہیں،اور کہا ہے کہ اس کی سند میں احمد بن مقیم بن نعیم ہے جو منکرو مقلوب حدیثیں بیان کرتا ہے۔

امام ابن جوزی نے الاحادیث الواھیۃ،(1/148)،میں کہا ہے کہ رسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں وہ اسے حسن بصری کے قول سے روایت کرتا ہے، ملخصا۔

شیخ زکریا نے اسے فضائل الاعمال، (1/106)، میں ثابت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں : اس معنی میں دوسری احادیث آئی ہے جو ہم نے رقم المسلہ : (15) پر ذکر کی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص58

محدث فتویٰ